# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت آقا

## خادموں اور غلاموں سے حسن سلوک

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر طبقہ کے لئے رحمت بن کر آئے تھے۔ جس زمانہ میں مبعوث ہوئے۔ اس میں نہ مذہبی آزادی میسّر تھی نہ حریّت ضمیر۔ حضرت عمرؓ کا یہ قول کتنا سچا ہے کہ ماؤں نے تو سب انسانوں کو آزاد جنا تھا تم نے کب سے ان کو غلام بنالیا۔ مگر یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ اس زمانے میں انسانوں کی غلامی کا رواج تھا۔ طاقتور قومیں یا قبائل حملہ آور ہو کر جسے چاہے قید کر کے غلام بنا لیتے تھے۔

محسن انسانیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انسانیت کو جن طوقوں سے نجات دلائی ان میں ایک غلامی کا طوق بھی ہے آپ کے ذریعہ غلامی کے خاتمہ کا یہ اعلان کیا گیا اور سوائے اسکے کہ خونریز جنگ ہو اور مدمقابل آپ کے آدمی قید کرے بلا وجہ کسی کو قیدی نہیں بنایا جا سکتا۔ (سورۃ الانفال:69)

ایسی مجبوری میں جو لوگ قید ہو کر غلام بن جائیں۔ انہیں غلامی سے نجات دلانے کیلئے آپ نے کئی طریق اعلان فرمائے۔ ایک یہ کہ فدیہ بھی تاوان

جنگ دے کر جنگی قیدی آزاد ہوسکتا ہے۔اگر یکمشت ادائیگی نہیں کرسکتا تو اس کے مکاتبت کا حق ہے یعنی قیمت مقرر کر کے بالا قساط ادائیگی کر کے وہ آزاد ہوگا۔پھر نبی کریمؐ نے عام طور پر غلاموں کی آزادی کی تحریک فرمائی۔اسے بہت نیکی اور ثواب کا کام قرار دیا۔پھر آپؐ نے کئی قسم کی خطاؤں کا کفارہ غلام آزاد کرنا مقرر فرمایا مثلاً قتل خطا کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا، بیوی کو ماں کہہ کر اپنے اوپر حرام قرار دے کر میاں بیوی کا تعلق قائم کرنے کا کفارہ اس طرح ہے، پختہ قسم کھا کر توڑنے کا کفارہ بھی غلام کی آزادی ہے۔

غلاموں کو تدریجی آزادی کا یہ طریق نہایت مفید اور کارآمد رہا۔ورنہ اگر ایک روز ہی تمام غلاموں کی آزادی کا اعلان کر دیا جاتا جس طرح امریکہ میں کیا گیا تو ان مقہور غلاموں کی رہائش اور معاش کے بے شمار نا قابل حل مسائل اٹھ کھڑے ہوتے۔اور یہ غلاموں پر احسان کی بجائے ظلم ہوتا کہ ایک ہی دن میں کئی عورتیں اور بچے بے خانماں اور بے آسرا ہو جاتے۔ان کے منہ کے لقمے بھی ان سے چھن جاتے۔تاہم جہاں ایسا ممکن تھا وہاں آپ نے یہ بھی کر کے دکھایا چنانچہ غزوہ حنین میں بنو ہوازن کے چھ ہزار افراد قیدی ہوئے اور جب ان کے عزیز و رشتہ دار نبی کریمؐ سے آزادی کے طالب ہوکر آئے تو آپ نے سب کو ایک دن میں بغیر کسی معاوضہ کے احسان فرماتے ہوئے آزاد کر دیا، جو دنیا کی تاریخ کا انوکھا واقعہ ہے۔(بخاری)[1]

غلامی سے آزادی کی ان تمام تدبیروں کے باوجود جو غلام باقی رہ گئے

تھے ان سے آپ نے کمال شفقت اور احسان کا سلوک کرنے کی تعلیم دی۔ وہ معاشرہ جہاں غلاموں کے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا تھا، وہاں آپؐنے غلاموں کو آقا کے برابر لا کھڑا کیا۔ اور انہیں اخوت کے مقدس رشتہ میں باندھ دیا۔ عرب لوگ غلاموں کو جانوروں کی طرح مارتے تھے۔ رسول کریمؐ نے اس بات سے سختی سے منع کیا۔ فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو اپنے خادموں کے لئے بہتر ہیں۔

ایک دفعہ ابومسعود بدریؓ اپنے غلام کو کسی بات پر مار رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا اسے آزاد کرو۔ اور انہوں نے غلام آزاد کر دیا۔ (مسلم) [2]

نبی کریمؐ فرماتے تھے کہ خادم کے مالک پر تین حق ہیں۔ اول یہ کہ جب وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اسے جلدی نہ ڈالے۔ دوسرے کھانا کھاتے ہوئے اسے کھانے سے نہ اُٹھائے۔ اور تیسرے اسے بھوکا نہ رکھے بلکہ سیر کر کے کھانا کھلائے۔

نبی کریمؐ نے حضرت ابوذرؓ کو ایک غلام دیا اور فرمایا اس کا خاص خیال رکھنا۔ ابوذرؓ نے اسے آزاد کر دیا۔ بعد میں حضورؐ نے ان سے پوچھا کہ تمہارے غلام کا کیا حال ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ آپ نے جو ارشاد فرمایا تھا کہ اس سے حسن سلوک کرنا، میں نے اسے آزاد کر دیا ہے۔

رسول کریمؐ نے حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کو ایک غلام دیا اور فرمایا

میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے تم لوگ اس سے اچھا سلوک کرنا۔

ایک شخص نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ میرا خادم بہت غلطیاں کرتا ہے اور زیادتی کا مرتکب ہوتا ہے کیا میں اسے سزا دے لیا کروں۔حضورؐ نے فرمایا کہ اپنے خادم سے دن میں ستر دفعہ تک عفو کا معاملہ کرو۔(ھیثمی)[3]

معرور بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ذرؓ سے ربذہ مقام پر ملا۔انہوں نے بھی ایک پوشاک زیب تن کی ہوئی تھی اوران کے غلام نے بھی ویسی ہی پوشاک پہنی تھی۔(آقا و غلام میں مساوات کا یہ عالم دیکھ کر تعجب سے) میں نے اسبارہ میں سوال کیا۔تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے ایک دفعہ ایک شخص کو گالی دی تھی (جو غالباً غلام تھا) حضورؐ نے سن کر فرمایا اے ابوذر! کیا تم نے اسے ماں کی گالی دی ہے۔بلاشبہ یہ تم نے جاھلیت کی بات کی ہے(یادرکھو) تمہارے غلام تمہارے بھائی جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کر دیا ہے۔جس کا بھائی اسکے ماتحت ہو وہ ایسے اسمیں سے کھلائے جس میں سے وہ خود کھاتا ہے۔اورویسا ہی لباس پہنائے جیسا خود پہنتا ہے۔اورانکو ایسے کام کرنے کے لئے نہ کہو جوان کی طاقت سے باہر ہو۔اوراگر کوئی ایسا مشکل کام کہہ دو تو پھر خود انکی مدد کرو۔(بخاری)[4]

دوسری روایت میں تصریح ہے ابوذرؓ اورانکے غلام کی چادر ایک جیسی

تھی (تہبند دونوں کے مختلف تھے) معرور نے ان سے کہا کہ اے ابوذرؓ اگر آپ اپنے غلام کی چادر لے کر اپنا تہبند بناتے تو آپ کی پوری پوشاک بن جاتی اور غلام کو آپ کوئی اور کپڑا دے دیتے۔ ابوذرؓ نے کہا میں نے ایک دفعہ ایک شخص کو (جو غلام تھا) جس کی ماں عجمی تھی اُسے ماں (کو عجمیت) کا طعنہ دیا تو اُس نے حضورؐ کے پاس میری شکایت کر دی تو آپ نے فرمایا یہ بھی تمہارے بھائی ہیں جن پر اللہ نے تمہیں فضیلت دی ہے۔ پس جس کو اسکا غلام موافق نہ ہو اسے بیچ دو اور اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو۔ (ابوداؤد)[5]

ایک اور موقع پر نبی کریمؐ فرمایا کہ خادم یا غلام جب کھانا لائے اُسے بھی ساتھ بٹھا کر اس میں سے کھلاؤ اگر وہ نہ مانے تو کچھ کھانا ہی دیدو کہ اس نے کھانا تیار کرتے ہوئے گرمی اور دھؤاں کھایا ہے۔ (ابن ماجہ)[6]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاموں کی عزت نفس قائم کرنے کیلئے ایک انسان ہونے کے ناطہ سے ان کی تکریم کی ہدایت کی اور فرمایا کہ انہیں میرا غلام یا میری لونڈی کہہ کر نہ پکارا کرو۔ بلکہ نوجوان یا لڑکی کہہ کر بلایا کرو۔ (تاکہ انکی عزت نفس مجروح نہ ہو)۔ (بخاری)[7]

تم ان غلاموں کی اپنی اولاد کی طرح عزت کرو اور جو خود کھاتے ہو اس میں سے انکو کھلاؤ۔ (بخاری)[8]

نبی کریمؐ نے غلاموں کے حقوق کا بھی تحفظ فرمایا۔ پہلے غلام کو طلاق کا

اختیار نہیں ہوتا، آپؐ نے یہ حق بھی قائم فرمایا۔(ابن ماجہ 9)

حضرت زید بن حارثہؓ حضرت ام المؤمنین خدیجہ کے غلام تھے، جو انہوں نے نبی کریمؐ کی خدمت کیلئے پیش کر دیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آزاد کر کے اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا اور اس قدر شفقت اور محبت کا سلوک فرمایا کہ جب زیدؓ کے حقیقی والدین انکو لینے کیلئے آئے۔ باوجود کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیدؓ کو اختیار دے دیا کہ آپ والدین کے ساتھ واپس وطن جانے کیلئے آزاد ہو مگر زیدؓ نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ اور بزبان حال ثابت کیا کہ ہزار آزادی آپؐ کی غلامی پر قربان ہے۔ نبی کریمؐ نے عربوں کے دستور کے خلاف معزز قبیلہ قریش کی خاتون اپنی پھوپھی زاد بہن زینب کی شادی اس آزاد کردہ غلام سے کر کے ثابت کر دیا کہ آپ کے نزدیک عزت کا معیار تقویٰ تھا۔ یہ شادی کامیاب نہ ہوئی تو آپ نے حضرت امّ ایمنؓ سے زید کی شادی کروائی۔ جن سے اسامہؓ پیدا ہوئے۔(ابن سعد 10)

رسول اللہؐ کو حضرت اسامہؓ سے بہت محبت تھی۔ گھر میں بسا اوقات ایسا ہوا کہ اسامہ کی ناک بہہ رہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکی ناک صاف کرنے کے لئے آگے بڑھتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ دیکھ کر عرض کرتی ہیں۔ حضورؐ میں جو حاضر ہوں آپ رہنے دیں میں اسکی ناک صاف کر دیتی ہوں۔ آپ فرماتے نہیں اور پھر خود اسامہؓ کی ناک صاف کرتے۔ اپنے نواسے امام حسینؓ اور غلام زادے اسامہؓ کو گود میں لیکر دعا کرتے کہ اے اللہ میں ان سے محبت کرتا

ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔(بخاری) 11

فرمایا کرتے اسامہؓ لڑکی ہوتی تو میں اسے زیور پہناتا۔عمدہ عمدہ کپڑے پہناتا۔(ابن ماجہ) 12

رسول اللہؐ کے ایک خادم حضرت انس بن مالکؓ تھے انکا بیان ہے کہ میں نے دس سال تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے آپؐ نے کبھی مجھے اُف تک نہیں فرمایا کسی کام کے لئے جو میں نے کیا آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ کیوں کیا اور نہ کسی کام کے لئے جو میں نہ کیا ہو اور چھوڑ دیا ہو آپؐ نے یہ فرمایا کہ کیوں نہیں کیا۔(بخاری) 13

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں سے خوبصورت اور بہترین اخلاق رکھتے تھے۔ظاہری و باطنی ہر لحاظ سے لطافت آپؐ کے اندر ایسے کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی ریشم بھی آپ کی ہتھیلی کے مقابلہ میں کیا نرم ہوگا۔آپؐ خوشبو استعمال فرماتے تھے۔آپؐ کے پسینہ سے اٹھنے والی خوشبو کا مشک بھی کیا مقابلہ کریگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غلاموں کے ساتھ کھانے پینے میں شریک ہوکر ان کی حوصلہ افزائی فرماتے تھے آپؐ کے خادم حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میری ماں ام سلیمؓ نے ایک ٹوکری میں کھجوریں دے کر رسول اللہؐ کی خدمت میں بھیجا۔حضورؐ گھر پر نہیں تھے۔بلکہ اپنے ایک آزاد کردہ غلام کی دعوت پر اس کے ہاں تشریف لے گئے تھے اس نے حضور کا کھانا کیا ہوا تھا۔میں وہاں پہنچا تو

حضورؐ کھانا تناول فرمارہے تھے آپؐ نے مجھے بھی کھانے میں شریک ہونے کے لیے فرمایا۔ کھانے میں گوشت اور کدو کا ثرید تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضورؐ کو کدو بہت پسند ہیں چنانچہ میں کدو کے ٹکڑے اکٹھے کر کے حضورؐ کے قریب کرنے لگا (اور آپؐ تناول فرماتے رہے) ہم کھانا کھا چکے تو حضورؐ واپس اپنے گھر تشریف لائے۔ میں نے کھجور کی ٹوکری حضورؐ کے سامنے رکھ دی۔ آپ اسمیں سے کھاتے بھی جاتے اور تقسیم بھی فرماتے جاتے تھے۔ اس وقت اٹھے جب وہ ٹوکری آپؐ نے بانٹ دی۔ (ابن ماجہ) 14

رسول اللہؐ کے خادم اور غلام تو آپ کے ایسے عاشق تھے کہ یہ دنیا تو کیا اگلے جہاں میں بھی آپؐ کی غلامی کے لئے ترستے تھے۔ آپؐ کے آزاد کردہ غلام کو ایک روز یہی خیال آیا تو روتا ہوا آیا کہ اگلے جہاں میں جب آپؐ بلند درجوں پر ہونگے آپ کے دیدار کیسے ہوسکیں گے فرمایا انسان کو جس سے محبت ہو اسکی معیت بھی عطا کی جاتی ہے۔ (سیوطی) 15

ایک اور خادم ربیعہ اسلمیؓ کی خدمتوں سے خوش ہو کر نبی کریمؐ نے کچھ انعام اسکی مرضی کے مطابق دینا چاہا اور فرمایا مانگ لو جو مانگنا ہے۔ اس خوش نصیب نے بھی یہی کہا کہ یا رسول اللہؐ جنت میں آپ کی رفاقت چاہیے۔ فرمایا کچھ اور مانگ لو کہا یہی بس ہے آپؐ نے فرمایا پھر سجدوں، نمازوں اور دعاؤں میں میری مدد کرنا۔ (مسلم) 16

# حوالہ جات


1 بخاری کتاب المغازی باب غزوہ حنین

2 مسلم کتاب الایمان باب صحبة المماليک3136

3 مجمع الزوائد جلد4ص236تا238

4 بخاری کتاب الایمان باب المعاصی من امرالجا ھلیته

5 ابوداؤد کتاب الادب باب فی حق المملوک4490

6 ابن ماجه کتاب الاطعمه باب اذا اتاه خادمه لطعامه

7 بخاری کتاب العتق باب العبد اذا احسن عبادة ربه2366

8 بخاری کتاب الادب باب الاحسان الی المالک

9 ابن ماجه کتاب الطلاق باب طلاق العبد2972

10 الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد3ص42دارالفکر بیروت

11 بخاری کتاب المناقب ذکر اسامه بن زید3455

12 ابن ماجه کتاب النکاح باب الشفاعة فی التزویج1966

13 بخاری کتاب الادب باب39ومسلم کتاب الفضائل باب13

14 ابن ماجه کتاب الاطعمه باب الدباء

15 الدرالمنثور سورة النساء زیر آیت ومن یطع الله والرسول

16 مسلم کتاب الصلوة باب فضل السجود754